

فضائل و احکام رمضان المبارک مع ضروری مسائل

یعنی روزہ۔ تراویح اور اعتکاف کے ضروری مسائل

فضائل رمضان المبارک

یہی وہ متبرک مہینہ ہے جس میں ہر نیکی کا ثواب سترگنا ہو جاتا ہے (متفق علیہ) یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس کے روزے کو رسول اللہ ﷺ نے دوزخ سے بچنے کی ڈھال اور قلعہ بتلایا ہے (صحیح مسلم) یہی وہ عظیم الشان مہینہ ہے جس میں روزہ رکھنے والے عرش کے سائے کے نیچے کھانے پینے میں مشغول ہوں گے جبکہ اور سب لوگ حساب و کتاب میں پھنسے ہوں گے، یہی وہ مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اسی مہینہ کے روزوں کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔

روزہ کی تاکید: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ایمان لانے کے بعد نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے، حج کرے مگر روزہ نہ رکھے تو اسکی نجات کے لئے یہ کافی نہیں، روزہ چونکہ فرض ہے اور ہر فرض کا یہی حکم ہے کہ اس کے چھوڑنے سے اللہ تبارک و تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اللہ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی مصرت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

روزہ کا حکم: رمضان شریف کے پورے روزے ہر عاقل بالغ مقیم تندرست مسلمان پر فرض ہیں لیکن اگر عورت کو حیض و نفاس آتا ہو اس کو روزہ نہ رکھنا چاہئے پھر بعد میں قضا رکھے (عالم گیری) شریعت نے سفر و مرض اور دیگر عوارض کے پیش آنے پر روزہ کے بارے میں خاص احکام مقرر کئے ہیں ایسے حالات میں مقامی اہل علم حضرات سے احکام معلوم کر کے ان پر عمل کریں از خود بلا تحقیق حکم شرعی روزہ ترک نہ کریں۔

روزہ کی نیت: نیت کرنا فرض ہے، بلانیت کے روزہ نہیں ہوتا دل سے روزہ کا قصد یا ارادہ کرنا ہی نیت ہے دل میں یا زبان سے یہ کہنا کہ آج میرا روزہ ہے یا رات کو صبح صادق سے قبل یہ کہنا کہ میرا روزہ ہے۔ مستحب ہے نیت آدھے دن سے قبل کر لینا ضروری ہے (عالم گیری) سحری کے انتہائی وقت اور افطار کے اول وقت سے معلوم ہو جائے گا کہ روزہ کتنے گھنٹے اور کتنے منٹ کا ہے اس وقت کا نصف کر لیں اس کے نصف سے قبل نیت کرنے سے روزہ ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

سحری کھانا: سحری آخر وقت میں سنت ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس میں برکت ہوتی ہے (متفق علیہ) ایک دو لقمہ

کھانے اور اسی طرح ایک دو گھونٹ پانی پینے سے بھی سحری کی سنت ادا ہو جائیگی (سحری کھانے کے بعد روزہ کی نیت کر لے تو سحری کا وقت رہنے تک بلاشبہ کھاپی سکتے ہیں۔

افطار : چھوہارہ و کھجور سے افطار کرنا بہتر ہے اس کے بعد پھر پانی کا درجہ ہے حدیث شریف میں ہے جو شخص ایک گھونٹ پانی سے کسی کا روزہ کھلوادے تو اس شخص کو روزہ دار کے مانند ثواب ملتا ہے اور روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

حضرات! ہم لوگ افطار کے وقت ایک دوسرے کو تازہ پانی روزہ کھولنے کے لئے دے کر بڑا ثواب حاصل کر سکتے ہیں فکر کی ضرورت ہے افطار کے وقت دعا مانگنا چاہئے یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے پھر یہ دعا پڑھ کر افطار کرے۔

اللهم لك صمت و على رزقك افطرت (ابو داؤد)

ترجمہ: اے اللہ میں نے تجھے ہی خوش کرنے کے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق پر روزہ کھولتا ہوں۔

وہ باتیں جن سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے یعنی روزہ میں عیب پیدا ہو جاتا ہے اور ثواب میں کمی ہو جاتی ہے
بلا ضرورت و مجبوری کسی چیز کا چبانایا نمک وغیرہ چکھنا، تھوک قصداً اکٹھا کر کے نگل جانا، نصد کرانا۔ پچھنے لگوانا روزہ میں ناپاک رہنا، منجن یا کولہ سے دانت مانجھنا، بیوی سے بغلگیر ہونا یا بوسہ لینا جبکہ نفس کے بے اختیار ہو جانے کا اندیشہ ہو، بیوی کا ہونٹ منہ میں لینا، غیبت، جھوٹ، گالی، بلا وجہ مار پیٹ، تاش، شطرنج، پچھلی کھیلنے، سنیماء، گانے بجانے میں مشغول ہونے، داڑھی منڈوانے، نماز نہ پڑھنے، جماعت کی نماز چھوڑنے سو لینے، رشوت لینے، دھوکہ دینے غرض کسی قسم کا گناہ کرنے سے روزہ کے فضائل اور ثواب میں کمی اور اسکے برکات سے محرومی ہونے کے علاوہ رمضان شریف میں مصیبت اور گناہ کا وبال و عذاب الگ ہوتا ہے اس لئے ان متبرک ایام میں ہر مصیبت سے ہم کو بچنا چاہئے تاکہ ہمارا روزہ فاقہ نہ بنے اور یہ بھی سوچنے کی ضرورت ہے کہ جب کھانا پینا روزہ میں حرام کر دیا گیا ہے اور اس سے ہم بچتے ہیں تو پھر جو چیزیں پہلے سے حرام ہیں اس سے بچنا کس قدر ضروری ہوگا، جس آقا کا حکم سمجھ کر ہم کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اسی کا حکم گناہ سے باز رہنے کا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ ہم اس پر عمل نہیں کرتے اس کو بار بار سوچنا اور اپنے آپ کو ملامت کرنا مفید ہے (طحاوی)

تنبیہ : روزہ میں ان تینوں نشان زدہ باتوں سے بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ روزہ کے ختم ہو جانے کا اندیشہ ہے جسکی وجہ سے قضاء کفارہ بھی لازم ہو جائے ہیں۔

وہ باتیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا :

شوہر یا آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو نمک چکھ کر تھوک دینا۔ ضرورت پر بچہ کے لئے منہ سے چبا کر کچھ کھلانا، سرمہ لگا کر سو جانا خوشبو سونگھنا، سر پر، مونچھوں پر تیل لگانا مسواک کرنا اگرچہ اس کا کڑوا پن بھی محسوس ہو (طحاوی علی مراتی)

وہ باتیں جن سے روزہ نہیں جاتا :

بھول کر کھانا پینا، بلا اختیار حلق میں گردوغبار کبھی مچھر چلا جانا، آنا پینے اور تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں آنا وغیرہ اڑ کر چلا جانا، کان میں

پانی چلا جانا، تے آنا، تے آکر لوٹ جانا، قصداً تے کرنا، اگر منہ بھر سے کم ہے، احتلام ہونا غسل کی حاجت ہونے پر صبح صادق سے قبل نہ کرنا بلکہ بعد میں کرنا بلغم نکلنا، مسواک سے خون نکلنا اور حلق کے اندر نہ جانا، آنکھ میں دوا ڈالنا اگرچہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا۔ انجکشن لگوانا، نامحرم کو دیکھنے سے انزال ہو جانا، (عامگیری)

وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور صرف اسکی قضا لازم ہوتی ہے:

کان یا ناک میں دوا ڈالنا قصداً منہ بھر کے تے کرنا کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا کنکریاں لوہا یا تانبہ کو نکل جانا رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھانا یا غروب آفتاب کا خیال کر کے روزہ افطار کرنا حالانکہ دن باقی تھا، عمل لینا حلق کرنا یا اسکے مثل کوئی اور معاملہ کرنا جس سے انزال ہو جائے۔ (طحطاوی)

وہ باتیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے:

قصداً روزہ میں صحبت کرنا، کھانا پینا، حقہ پینا، سرمہ لگانے یا قصد لینے یا سر میں تیل ڈالنے پر کسی کا یہ سمجھ کر کہ میرا روزہ ٹوٹ گیا اور پھر قصداً کھا پی لیا، (طحطاوی)

تنبیہ: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرنا، اس کی طاقت نہ ہو تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

وہ باتیں جن کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے :

ایسا بیمار ہونا کہ روزہ نہ رکھ سکے یا مرض کے زیادہ ہونے کا خوف ہو، دودھ پلانے والی یا حاملہ عورت کو بچے یا اپنی جان کے نقصان کا اندیشہ ہونا، اڑتالیس میل کا یا اس سے زیادہ کا سفر ہونا۔

تنبیہ: حیض و نفاس کے زمانہ میں روزہ منع ہے، جو بہت بوڑھا ہو کہ روزہ کا تحمل نہیں کر سکتا اسکے لئے فدیہ کا حکم ہے، مقدار صدقہ فطر ایک روزہ کا فدیہ ہے یا اس کی قیمت دے، جن کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے ان کو چاہئے کہ سب کے سامنے کھانے پینے سے احتیاط رکھیں، سامنے کھانا پینا رمضان المبارک کے احترام کے خلاف ہے، جہاں چھپا کر کھانے پینے کا موقع نہ ہو مناسب عنوان سے اپنا عذر ظاہر کر دینا چاہئے تاکہ دوسرے جرأت و بدگمانی سے مامون رہیں۔ (طحطاوی)

وہ صورتیں جن میں روزہ توڑنا درست ہے :

سخت بیمار ہو جانا کہ روزہ نہ توڑنے میں جان کا اندیشہ ہو یا بیماری میں اضافہ کا قوی احتمال ہو یا ایسی پیاس لگنا کہ جان جانے کا اندیشہ ہو (طحطاوی علی مرافی)

تنبیہ: کوئی معاملہ یا حالت ان تحریر کردہ صورتوں کے علاوہ روزہ میں پیش آئے تو فوراً کسی جاننے والے سے معلوم کر کے اسکے موافق معاملہ کریں، اپنی رائے و قیاس سے حکم تجویز نہ کریں۔

روزہ کے بارہ میں متفرق ضروری احکام

مسافر و مریض کو قضا روزہ میں دیر نہ کرنا چاہئے اور وقت ملا اور بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روز کے بدلے بقدر صدقہ فطر فدیہ ادا کرے، اور اگر مال چھوڑ گیا ہے، اور روزہ کے فدیہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم ہے اور واجب ہے (طحطاوی علیہ مرقی)

۲۔ قضا روزہ کی نیت طلوع صبح صادق سے پہلے ہی کرنا ضروری ہے (رمضان شریف) میں اتفاقاً کسی کا روزہ ٹوٹ گیا تو روزہ ٹوٹنے کے بعد بھی دن میں کچھ کھانا پینا درست نہیں۔ سارے دن روزہ داروں کی طرح رہنا واجب ہے (طحطاوی)

تراویح

تراویح سنت موکدہ ہے، بیس رکعت دو دو رکعت کر کے پڑھنا چاہئے اور پورا قرآن شریف سننا یا پڑھنا سنت ہے (طحطاوی) اگر قرآن شریف بلا اجرت سنانے والے حفاظ نہ ملیں یا انکے شرعی دائرہ نہ ہو یا کسی اور کھلی ہوئی مصیبت و گناہ میں مبتلا ہوں تو الم تر کیف سے پڑھنا چاہئے، دائرہ ایک مشیت رکھنا ضروری ہے (اشعة اللمعات)

اس سے کم رکھنا اور کترانا بھی منڈوانے کے حکم میں ہے یعنی حرام ہے (شامی) تراویح میں اہتمام کے ساتھ شرکت کریں تاکہ پورا قرآن شریف سننے کو ملے ختم قرآن شریف کے دن یا دیگر ایام میں ضرورت سے زیادہ روشنی یا چراغاں کرنا، اسی طرح جھنڈیاں لگانا اسراف و حرام ہے، تراویح میں ختم قرآن پاک کے دن شیرینی تقسیم کرنا چندہ سے نا درست ہے (فتاویٰ رشیدیہ)

مسائل تراویح

تراویح بیس رکعت باجماعت مسنون ہے طحطاوی علی مرقی تراویح میں دو رکعت پر بیٹھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو یہ دو ہی رکعت شمار ہوگی، (طحطاوی علی مرقی)

۳۔ کچھ تراویح چھوٹے پروتر کی جماعت امام کے ساتھ پڑھ کر بعد میں بقیہ تراویح کو پورا کرنا چاہئے۔

۴۔ عشاء کی نماز جماعت سے نہیں ملی تو تراویح اور پروتر کی جماعت امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے۔

۵۔ اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں یا حروف صحیح ادا نہ ہوں، سخت گناہ کی بات ہے۔

۶۔ اگر دوسرے روز معلوم ہوا کہ تراویح کی کچھ رکعت فاسد ہو گئی تھیں کسی غلطی سے تو اب دوسرے روز انکی قضا نہیں کی جاوے گی نہ تہانہ

جماعت سے۔

۷۔ نماز تراویح میں امام کا قرأت شروع کرنے کے بعد بعض لوگوں کا بیٹھنے رہنا اور جب امام رکوع میں جائے تو فوراً کھڑے ہو کر اسکے ساتھ رکوع میں چلے جانا یہ مکروہ ہے۔

۸۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں،

تنبیہ: علامات بلوغ اگر ظاہر نہ ہوں تو پندرہ سال قمری پورے ہونے پر اس کو بالغ کہا جاوے گا۔ اور اسکی امامت درست ہوگی۔

(کنز الدقائق) ۰۹۳ طحطاوی ۶۲۲، ۶۲۳۔

اعتکاف

بیس رمضان المبارک کو مغرب سے پہلے عید کا چاند ہونے تک مسجد میں ثواب کی نیت سے ٹھہرے رہنا اعتکاف کہلاتا ہے یہ اعتکاف سنت موکدہ علی الکفارہ یہ ہے کہ یعنی اگر ایک شخص بھی بیٹھ گیا تو سنت ادا ہو جائیگی ورنہ سب ترک سنت کے وبال میں گرفتار ہوں گے۔
(طحطاوی علی مرقی)

مسائل اعتکاف

(۱) اعتکاف کی نیت کر کے مسجد ہی میں رہنا ضروری ہے، بغیر شدید ضرورت کے مسجد سے باہر آنا درست نہیں ہے شدید ضرورت کی صورت میں یہ ہیں کہ پیشاب پاخانہ یا ریاح خارج کرنا غسل جنابت کھانا کھانے یا لینے جانا جبکہ کوئی لانے ولانہ ہو، نماز جمعہ کے لئے جانا۔
(۲) جس مسجد میں بیٹھنا نہ جماعت ہوتی ہو وہیں اعتکاف کرنا۔

(۳) جمعہ کی نماز کیلئے ایسے وقت جاوے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہاں پڑھ سکے اگر کچھ پہلے پہنچ جاوے تو بھی مضائقہ نہیں ہے اور بعد نماز کے بھی سنت پڑھنے کے لئے ٹھہرنا جائز ہے۔

(۵) اعتکاف کی حالت میں محض چپ رہنے کو عبادت خیال کرنا، درست نہیں ہے جیسا کہ بعض عوام ایسا ہی خیال کرتے ہیں، جائز بات چیت کو بھی اعتکات کے خلاف سمجھتے ہیں، البتہ بدکلامی اس طرح فضول گوئی اور بری باتوں سے بچنا بہت ضروری ہے بلکہ اپنا وقت ذکر تلاوت اور دینی کتب کے مطالعہ میں صرف کرے۔

(۶) حالت اعتکاف میں بے ضرورت دنیاوی کام میں مشغول ہونا بھی منع ہے مثلاً بے ضرورت خرید و فروخت (۷) معتکف شخص مسجد میں کھانی سکتا ہے اور سونا اور ضرورت پر خرید و فروخت کرنا بھی درست ہے (یہ سب مسائل فقہ کی معتبر کتب سے لکھے گئے ہیں)

شب قدر

یہی وہ متبرک رات ہے کہ اس میں عبادت کرنا ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے سارے رمضان میں اسکو تلاش کرنے کا حکم ہے اور اخیر

عشرہ اور اس کی طاق راتوں میں خاص حکم ہے اگر ان راتوں کو نہ جاگ سکے تو ستائیس رمضان المبارک کی شب میں نسبتاً زیادہ عبادت کرے شب قدر کے ثواب ملنے کے لئے کسی نور وغیرہ کا دیکھنا ضروری نہیں اور ہر شخص کو رمضان المبارک کی ہر رات میں عبادت خوب کرنا چاہئے ممکن ہے کہ وہی رات شب قدر ہو۔

تہجد کا بڑا ثواب ہے آجکل سحری کے وقت ہیبت کرنے سے اس کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں اس میں کسی سورت کا تعین نہیں، جیسی اور نقلیں ہیں اس کا بھی یہیں حکم ہے، تہجد میں تین سے زیادہ کی جماعت درست نہیں دو رکعت نماز تہجد پڑھنے سے بھی ثواب تہجد مل جاوے گا، سحری کا جو وقت ہے اس وقت تک تہجد پڑھ سکتے ہیں۔